بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۷

عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

الفضل

خطبہ نمبر

لاہور

یوم: چہارشنبہ

شرح چندہ

سالانہ چندہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ 〃
سہ ماہی	۶ 〃
ماہوار	۲½ 〃

قیمت فی پرچہ ۱؍

جلد ۲ | ۱۴ ارفاء ۱۳۲۷ ہش | ۶ رمضان المبارک ۱۳۶۷ھ | ۱۴ جولائی ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۵۸

یو۔پی میں راشن بندی کو از سرِ نو رائج کیا جائیگا

لکھنؤ ۱۳ جولائی۔ حکومت یو۔پی نے ماہ ۱۵ اگست سے صوبے میں از سرِ نو راشن سسٹم جاری کرنیکا فیصلہ کیا ہے محکمہ سول سپلائز کے وزیر مسٹر چندر بھان گپتا نے آج ایک پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے حکومت کے اس فیصلے کا انکشاف کیا اور بتایا کہ اناج وغیرہ کے راشن کے سلسلے میں حکومت مناسب انتظامات کر رہی ہے حکومت کے پاس اس وقت صرف ایک لاکھ ٹن اناج موجود ہے حالانکہ اپریل ۱۹۴۹ء تک ہی ۱ سے ۲ لاکھ پچاس ہزار ٹن اناج کی ضرورت ہو گی۔ مرکزی حکومت سے بقیہ اناج حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

——لنڈن ۱۲ جولائی اندازہ کیا جاتا ہے کہ امریکہ کے پاس اس وقت ۶۰۰ ایٹم بموں سے زائد کا ذخیرہ موجود ہے۔

شاہ ابن سعود تیل کی مراعات منسوخ کرنے کیلئے تیار ہو گئے

رملا نامی شہر عربوں نے یہودیوں سے واپس لے لیا

لندن ۱۳ جولائی۔ رملا نامی شہر جس کے متعلق یہودیوں کے قبضے میں چلے جانے کی خبر آئی تھی۔ عربوں نے ایک زبردست لڑائی کے بعد دوبارہ واپس لے لیا ہے۔ نیز فلسطین کے شمال میں عراقی فوجیں گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں چھ دیہات پر قبضہ کر چکی ہیں۔ انہوں نے ان تین دیہات سے بھی جنکو عارضی صلح کے دوران میں یہودیوں نے گھیرے میں لے لیا تھا۔ یہودیوں کو بھاگنے پر مجبور کر دیا ہے یہ تینوں گاؤں تل ابیب جانیوالی سڑک پر یہودیوں کی فوجی چوکی سے صرف ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہیں۔ جنوبی محاذ پر کسی خاص تبدیلی کی اطلاع نہیں ملی ہے۔ ایک یہودی ترجمان نے انکشاف کیا ہے کہ بیت المقدس میں یہودی برطانیہ کی بنی ہوئی بندوقیں استعمال کر رہے ہیں۔ قاہرہ کے اخبار "الاہرام" نے لکھا ہے کہ شاہ ابن سعود نے شرق اردن کے شاہ عبداللہ کو اپنی گذشتہ ملاقات میں بتایا تھا کہ وہ اعراب فلسطین کے مفاد کے پیش نظر بیرونی کمپنیوں کو دی ہوئی تیل کی تمام مراعات منسوخ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

ادویہ کی ترسیل پر پابندی ساکن معاہدہ کی سراسر خلاف ورزی ہے

پنڈت نہرو کے نام حکومت نظام کا پر زور احتجاجی نوٹ

حیدر آباد ۱۳ جولائی۔ نشر گاہ حیدر آباد سے اعلان کیا گیا ہے کہ حیدر آباد کے ایجنٹ جنرل مقیم ہندوستان نواب زین یار جنگ بہادر نے حضور نظام کی طرف سے ایک احتجاجی نوٹ حکومت ہندوستان کے حوالے کیا ہے۔ اس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ حضور نظام کی حکومت نے بمبئی کی ایک فرم کو ادویہ کے حصول کیلئے ایک آرڈر دیا تھا۔ اس فرم نے حکومت نظام کو مطلع کر دیا ہے کہ وہ آرڈر کو پورا کرنے سے معذور ہے اس کے علاوہ حکومت ہند کی ہدایت کے مطابق بمبئی کی دوسری فرموں نے بھی ادویہ کی ترسیل کے تمام آرڈر منسوخ کر دیئے ہیں۔ اور آرڈر بک کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے۔ احتجاجی نوٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ حیدر آباد میں اس وقت ادویہ کی کمی ہے اور وباؤں کی پھوٹ پڑنے کا خطرہ ہے۔ حکومت ہندوستان کی طرف سے اس قسم کی کارروائی ساکن معاہدے کی صریحاً خلاف ورزی ہے جس کے خلاف حکومت نظام شدید احتجاج کرتی ہے اور اس امر کا مطالبہ کرتی ہے کہ حکومت ہندوستان اپنے اس فیصلہ پر نظر ثانی کرے اور حیدر آباد کو ادویہ کی ترسیل کا بندوبست کر دے۔ سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ اگر حکومت ہند نے اس نوٹ کا خاطر خواہ جواب نہ دیا تو حضور نظام بین الاقوامی ریڈ کراس سے مدد کیلئے اپیل کریں گے

مجلس فلاح ملت کا قیام

لاہور ۱۳ جولائی موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ شیخ سر عبدالقادر کی سرپرستی میں مغربی پنجاب کے نوجوانوں میں بعض یوروپین اخلاقی تنظیموں کی لائنوں پر نوجوانوں میں روح عمل پھونکنے۔ اور اخلاق فاضلہ پیدا کرنے کیلئے مجلس فلاح ملت کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ اخلاقیات کے علاوہ یہ مجلس پمفلٹوں۔ دو ورقوں اور ٹریکٹوں کے ذریعے سے مذہبی نصائح کی تلقین و تشہیر بھی کیا کرے گی۔ مجلس کی مشاورتی کمیٹی میں شمولیت کے لئے صوبے کے مقتدر اور ذی اثر اکابر کو ملایا جا رہا ہے (نامہ نگار خصوصی)

آباد کاری کے عملے کا تبادلہ

لاہور ۱۳ جولائی۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ آباد کاری کے عملے کو جن میں تحصیلدار نائب تحصیلدار، قانونگو اور پٹواری شامل ہیں۔ اس تحصیل سے دوسری جگہ تبدیل کر دیا جائے جس میں وہ اپنے کنبے یا رشتہ داروں کو آباد کر چکے ہیں۔ اس سلسلے میں تمام ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت جاری کر دی گئی ہے کہ وہ ۳۰ جولائی ۱۹۴۸ء تک اس عملے سے انکے کنبوں اور رشتہ داروں کی آبادی کے مقامات کے متعلق تفاصیل حاصل کریں۔

کراچی میں پٹھانوں اور گودھرا کے پناہ گیروں میں فساد

کراچی ۱۳ جولائی کل یہاں پٹھانوں اور گودھرا سے آنے والے پناہ گیروں میں تصادم ہو گیا یہ تصادم مولز منشن یعنی بندرگاہ کے علاقہ میں ہوا۔ لیکن پولیس کی بروقت مداخلت سے بیچ بچاؤ ہو گیا۔ فساد کی وجہ یہ ہوئی کہ ایک پٹھان چوکیدار نے گودھرا کی پناہ گیر عورت کو بدنظری سے دیکھا اور چھیڑنے کی کوشش کی۔ عورت کی چیخ و پکار پر ایک سو پچاس کے قریب گودھرا کے پناہ گیر آ پہنچے۔ اُدھر پٹھان چوکیدار کی مدد کو آس پاس سوئے ہوئے کچھ پٹھان آ گئے لیکن یہ شور و غوغا سنکر ایک سب انسپکٹر افضل شاہ فوراً موقع پر پہنچ گیا۔ جس سے مزید رنجش بڑھنے سے بچت ہو گئی۔

ایک چپڑاسی کا جذبۂ ایثار

لاہور ۱۳ جولائی۔ مغربی پنجاب کی ٹرانسپورٹ سروس ڈیرہ غازی خاں کے ایک چپڑاسی نے ماہ جون کی ساری تنخواہ کشمیر ریلیف فنڈ میں اور نصف ماہ کی تنخواہ فلسطین فنڈ میں دیدی ہے۔ ٹرانسپورٹ سروس کے مینیجر نے وصولی کی رسید بھیجتے ہوئے مسٹر فیض محمد کے ایثار کی بہت تعریف کی ہے۔

پاکستان ایئر فورس میں بھرتی

لاہور ۱۳ جولائی فلائنگ افسر پی۔ اے لوشاہ ایئر سلیکشن افسر رائل پاکستان ایئر فورس ہوائی فوج کے لئے موزوں افسر اور عملہ بھرتی کرنے کے لئے ۱۶، ۲۲ اور ۲۴ جولائی کو علی الترتیب سیالکوٹ سرگودھا اور گجرات جائینگے امیدوار آپ کو بھرتی کے دفتر سیالکوٹ میں سرگودھا کے نہری بنگلے میں اور گجرات میں پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کے بنگلے پر مقررہ تاریخوں میں ۸ بجے صبح مل سکتے ہیں۔

کھڈی کے کارخانہ داروں کیلئے اطلاع

لاہور ۱۳ جولائی جن پناہ گزینوں کے نام کھڈیوں کے کارخانے الاٹ کئے گئے ہیں اور حکومت کی طرف سے دستی کھڈیاں لگانے کی اجازت دی گئی ہے انہیں چاہیئے کہ کھڈیاں لگا کر فی الفور سول سپلائز افسر کو اطلاع دیں۔ سول سپلائز افسران فیکٹریوں کے معائنے کا پروگرام کرینگے آپ کے ساتھ ویورز ایسوسی ایشن کے ممبر بھی جائینگے

——نئی دہلی ۱۲ جولائی۔ حکومت ہندوستان کے خاص افسر مسٹر ایم۔ کے دلوڈی آئی۔ سی۔ ایس اس کام کو انجام دینگے جس کا تعلق اتحادی قوموں کے کشمیر کمیشن سے ہو گا۔

مسٹر اصفہانی واپس کراچی پہنچ گئے

کراچی ۱۳ جولائی امریکہ میں پاکستان کے سفیر مسٹر حسن اصفہانی لندن سے روانہ ہو کر ہوائی جہاز کے ذریعے کل شام کراچی پہنچ گئے۔ آپ دوران قیام میں حکومت پاکستان کے اعلیٰ افسروں سے مشورہ کریں گے

کتب نصاب پیش کرنے کی آخری تاریخ

لاہور ۱۳ جولائی۔ بعض ناشرین کے دوبارہ درخواست کرنے پر حکومت مغربی پنجاب نے فیصلہ کیا تاریخ اور جغرافیہ کی کتب نصاب پیش کرنے کی آخری تاریخ ۱۵ جولائی کی بجائے ۱۰ اگست کر دی جائے

رکشا والوں کی ہڑتال

کراچی ۱۳ جولائی کل یہاں رکشا والوں نے رکشاؤں کے مالکان کے خلاف سٹرائیک کی۔ اُن کا مطالبہ ہے کہ رکشا کے مالکوں کو اُن سے روزانہ تین روپے سے زیادہ کسی صورت میں لینے نہیں چاہئیں۔ واضح رہے اس وقت کراچی میں رکشا چلانے والوں سے کم از کم پانچ روپے روزانہ چارج کئے جاتے ہیں۔ انہوں نے کل ایک جلوس بھی نکالا جس میں رکشاؤں کے مالکان کے خلاف نعرے بھی لگائے گئے اور بعض مقامات پر اکا دکا ہڑتال نہ کرنیوالوں کو رکشائیں چلانے سے بھی روکا گیا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ الفضل

۱۳ جولائی ۱۹۴۸ء

خان عبدالصمد خان

خان عبدالصمد خان کے وہ خط "استقلال" کوئٹہ میں شائع ہوئے ہیں۔ جو وزیر اعظم پاکستان اور قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح کے نام ہیں۔ ان مکتوبات میں خان عبدالصمد خان نے اپنی نظر بندی کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ اور ان میں بتایا گیا ہے۔ کہ آپ کو ۱۴ مارچ ۱۹۴۸ء کو بحکم پولٹیکل ایجنٹ کوئٹہ قید کیا گیا تھا۔ ۱۳ مئی کو رہا کر دیا گیا۔ اور اب آپ کو گھر میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔

اس پر ایک لوکل معاصر نے حسب ذیل نوٹ تحریر فرمایا ہے۔

"ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ان خطوط پر تحقیقی غور کرنے کی ضرورت ہے۔ آخر شک وشبہ کی بناء پر کب تک ان لوگوں کو مصیبتیں اٹھانی پڑیں گی۔ جو برطانوی عملداری میں بھی طلب آزادی کی پاداش میں مصیبتیں اٹھا چکے ہیں۔ اور آج بھی اٹھا رہے ہیں۔ ہم نے بارہا لکھا۔ کہ جو لوگ پاکستان کو محو کر دینے کے حق میں ہیں۔ ان کا پاکستان سے نکل جانا یا مٹا دیا جانا ہی بہتر ہے۔ لیکن کسی جماعت یا فرد کو محض گزشتہ سیاسی اختلافات کی بناء پر محبوس رکھنا کسی طرح بھی مستحسن نہیں اور اس پر فراخدلانہ غور و فکر کی ضرورت ہے۔ ہم مرکزی حکومت کو خان صاحب موصوف کے خطوط پر عادلانہ غور و فکر کی درخواست کرتے ہیں۔"

[illegible] یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی [illegible] کہ خان موصوف کو محض اس لئے [illegible] جا رہی ہے۔ کہ آپ کو موجودہ [illegible] پارٹی سے ماضی میں اختلافات [illegible]۔ ہمارے خیال میں کسی شخص کو محض اس لئے سزا دینا کہ اسکو گزشتہ ایام میں برسر اقتدار پارٹی سے اختلافات [illegible] ہیں بالکل ناجائز ہے۔ بلکہ ہمارا خیال [illegible] یہ بھی ہے۔ کہ اگر اب بھی کسی شخص کو [illegible] پارٹی سے اختلافات ہوں۔ تو مقتدر [illegible] کو زیبا نہیں ہے۔ کہ محض اس بناء پر اسکو مستوجب سزا سمجھے۔ اور اسکو قید یا نظر بند کرے۔ جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ ایسا شخص حکومت کو تباہ کرنے کی عملی تگ و دو میں مصروف ہے۔

خان عبدالصمد خان صاحب نے اپنے ان مکتوبات میں تسلیم کیا ہے۔ کہ انہیں ۱۴ مارچ ۱۹۴۸ء میں بحکم پولٹیکل ایجنٹ کوئٹہ قید کیا گیا تھا۔ اور ۲ ماہ قید رکھ کر ۱۳ مئی کو چھوڑ دیا تھا۔ اور اب ان کو اپنے گھر میں نظر بند کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ موجودہ حکومت نے ہرگز آپ کو اس خیال سے نہ تو قید کیا تھا۔ اور نہ اب نظر بند کیا ہے۔ کہ آپ گزشتہ ایام میں برسر حکومت پارٹی سے اختلاف رکھتے تھے۔ اگر یہی وجہ ہوتی۔ تو آپ کو اس سے کہیں بہت پہلے گرفتار کر لیا جاتا۔ انتقال اختیارات ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو ہوا تھا۔ اور آپ کو پہلی دفعہ پورے سات ماہ کے بعد قید کیا گیا۔ یہ کہنا درست نہیں ہوگا۔ کہ موجودہ حکومت سات ماہ تک باوجود خان موصوف کے خلاف دل میں کینہ رکھنے کے یونہی خاموش بیٹھی رہی۔ یا اپنے کینہ کو بھلا بیٹھی تھی۔ اور اس مدت کے گزرنے کے بعد اچانک اسکو یاد آگیا۔ کہ ہم نے خان صاحب موصوف کو کچھ کہا ہی نہیں۔ لاؤ انہیں قید ہی کر دیں یا نظر بند کر دیں۔

بات درحقیقت یہ ہے کہ حکومت نے ان کو موقعہ دیا تھا۔ کہ وہ دل میں خواہ کچھ خیال رکھیں لیکن ایسی حرکات سے باز آجائیں۔ جن کا مدعا پاکستان کو تہ و بالا کرنا ہو۔ عقل یہی کہتی ہے۔ کہ حکومت کا اتنی مدت آپ کو موقعہ دینے کے بعد آپ کو قید کرنا یا نظر بند کرنا محض پاکستان کی حفاظت کے خیال سے ہے نہ کہ کینہ پروری کے خیال سے اس لئے معاصر نے جو یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ ان کو محض ان کے گزشتہ اختلافات کی وجہ سے تکلیف دی جا رہی ہے۔ درست نہیں معلوم ہوتا۔

شریعت کا نفاذ

معاصر انقلاب کے افکار و حوادث کے کالم سے اقتباسات درج ذیل کئے جاتے ہیں:-

"جھنگ کے متقی ومتشرع ڈپٹی کمشنر صاحب نے کم از کم جھنگ میں تو دینی حکومت قائم کر لی ہے۔

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

آپ کا حکم ہے۔ کہ جو مسلمان بلا عذر شرعی روزہ ترک کرے گا۔ اس کے خلاف استغاثہ دائر کیا جائے گا۔ اور اسے جرمانے کی سزا دی جائے گی۔ جرمانہ ادا نہ کرے گا تو اسکا مونہہ کالا کر کے اسے شہر بھر میں تشہیر کیا جائیگا"

.... ہمارے خیال میں نوابزادہ فتح خان صاحب کی شریعت پروری کا بڑا احترام ہے۔ خدا کرے ہمارے تمام حاکم دین کے لئے ایسے ہی غیور ہو جائیں لیکن گستاخی معاف یہ دین نہیں بلکہ ڈپٹی کمشنری مذہب ہے جسکا دائرہ صرف ایک ضلع تک محدود ہے۔ ... نواب صاحب کو یہ حکومت الہیہ مبارک ہو۔ لیکن ایک گزارش نہایت ضروری ہے۔ کہ اس قسم کے احکام کسی ایک ضلع میں نافذ نہ ہونے چاہئیں۔ بلکہ مرکزی حکومت کی طرف سے ساری مملکت پاکستان میں اسکا نفاذ ضروری ہے۔"

مدیر افکار و حوادث نے آخر میں خطرہ ظاہر کیا ہے کہ ممکن ہے اس کا اثر یہ ہو۔ کہ جو بدنصیب نماز روزہ میں اس جبر کو پسند نہ کرتے ہوں۔ وہ ضلع جھنگ سے ہجرت کر کے کسی اور ضلع میں آباد ہو جائیں۔ لیکن عرض ہے کہ اگر آپ کے مشورہ کے مطابق یہ احکام ساری مملکت پاکستان میں نافذ [illegible]

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ کلام

کوئٹہ ۳ جولائی ۱۹۴۸ء۔ مجاہدین کشمیر کی امداد کے سلسلہ میں آج بعد نماز مغرب "بزم سخن ریلوے کوئٹہ" کے زیر اہتمام ریلوے ریسٹ ہاؤس میں ایک مشاعرہ منعقد ہوا۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا۔ مسٹر ایف ڈی گوہر ڈویژنل آڈٹ آفیسر این ڈبلیو آر صدر بزم کی درخواست پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اس مشاعرہ کے اس حصہ میں شمولیت فرمائی۔ جو صرف قومی نظموں سے تعلق رکھتا تھا۔ شہر کے اہلکار اور بہت سے معززین بھی موجود تھے۔ مختلف شعراء کے کلام کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مندرجہ ذیل تازہ نظم ایک احمدی نوجوان مکرم مبارک احمد صاحب نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ (خاکسار:- محمد یعقوب مولوی فاضل از کوئٹہ ۴ جولائی ۱۹۴۸ء)

ہو چکا ہے ختم اب چکر تری تقدیر کا
سونے والے اٹھ کہ وقت آیا ہے اب تدبیر کا

شکوۂ جور فلک کب ہے گا بر زباں
دیکھ تو اب دوسرا رخ بھی ذرا تصویر کا

کاغذی جامہ کو پھینک اور آہنی زرہیں پہن
وقت اب جاتا رہا ہے شوخیٔ تحریر کا

نیزۂ دشمن ترے سینہ میں پیوستہ نہ ہو
اسکے دل کے پار ہو سوفار تیرے تیر کا

اپنی خوش اخلاقیوں سے موہ لے دشمن کا دل
دلبری کر۔ چھوڑ رونا نالۂ دلگیر کا

مدتوں کھیلا کیا ہے لعل و گوہر سے عدو
اب دکھا دے تو ذرا جوہر اسے شمشیر کا

پیٹ کے دھندوں کو چھوڑ اور قوم کے فکروں میں پڑ
ہاتھ میں شمشیر لے عاشق نہ بن کفگیر کا

ملک کے چھوٹے بڑے کو وعظ کر پھر وعظ کر
وعظ کرتا جا نہ کچھ بھی فکر کر تاثیر کا

کل کے کاموں کو بھی ممکن ہو اگر تو آج کر
اے مری جاں وقت یہ ہرگز نہیں تاخیر کا

ہو چکی مشق ستم اپنوں کے سینوں پر بہت
اب ہو دشمن کی طرف رخ خنجر و شمشیر کا

اے مرے فرہاد رکھ دے کاٹ کر کوہ و جبل
تیرا فرض اولیں لانا ہے جوئے شیر کا

ہو رہا ہے کیا جہاں میں کھول کر آنکھیں تو دیکھ
وقت آپہنچا ہے تیرے خواب کی تعبیر کا

خطبہ جمعہ

خطبہ نمبر ۳۶

کوئی قربانی رنگ لائے بغیر نہیں رہتی

جو شخص دین کیلئے قربانی کرتا ہے وہ ایسے کھیت میں بیج ڈالتا ہے جس سے اُسے کئی گنا زیادہ ملیگا

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۸ مارچ ۱۹۴۸ء بمقام ناصر آباد سندھ

مرتبہ :۔ مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

دنیا میں دو ہی نقطۂ نگاہ کام کر رہے ہیں۔ ایک نقطۂ نگاہ دنیوی ہے۔ اور ایک نقطۂ نگاہ دینی ہے۔ دنیوی نقطۂ نگاہ سے انسان کی تمام توجہ اور اس کے افعال کا انحصار اولاد پر ہوتا ہے۔ اور

دینی نقطۂ نگاہ

کا انحصار ان نیک اعمال پر ہوتا ہے۔ جو کہ انسان اس دنیا میں کرتا ہے۔ اور جو مرنے کے بعد انسان کو نفع بخشتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ان دو کے سوا کوئی تیسرا نقطۂ نگاہ نظر نہیں آتا۔ جہاں تک قربانی کا سوال ہے۔ وہ ہر ایک کام کے لئے کرنی پڑتی ہے۔ خواہ وہ کام دینی ہو یا دنیوی ہو۔ اور ہمیں دنیا میں کوئی کام ایسا نظر نہیں آتا۔ جس کے لئے انسان کو قربانی نہ کرنی پڑتی ہو۔ فرق صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ کوئی شخص دین کے لئے قربانی کرتا ہے۔ اور کوئی شخص دنیا کے لئے قربانی کرتا ہے۔ اور تو اور جو لوگ بُرے کام کرتے ہیں۔ ان کو بھی قربانی کرنی پڑتی ہے۔ اگر ایک شخص چوری کرتا ہے۔ تو وہ اپنی جان کو خطرہ میں ڈالتا ہے۔ اپنی رات کی نیند خراب کرتا ہے۔ اور سردی گرمی کے اثرات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ایسے وقت میں گھر سے نکلتا ہے۔ جبکہ لوگ میٹھی نیند سو رہے ہوتے ہیں۔ اور وہ اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر چوری کرتا ہے۔ اب دیکھو کہ

چوری جیسا ذلیل کام

بھی قربانی چاہتا ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دفعہ ایک چور علاج کرانے کے لئے آیا۔ تو آپ نے اسے وعظ و نصیحت کرنی شروع کی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے تمہیں ہاتھ پاؤں اس لئے نہیں دیئے۔ کہ تم ان سے حرام روزی کھایا کرو۔ بلکہ اس لئے دیئے ہیں۔ کہ تم ان کے ذریعہ حلال روزی کما کر کھایا کرو۔ تم چوری کرنا چھوڑ کیوں نہیں دیتے۔ اور کیوں حلال روزی نہیں کماتے۔ جب آپ نے اسے یہ وعظ و نصیحت کی۔ تو اس کی آنکھیں غصے کی وجہ سے سُرخ ہو گئیں۔ اور کہنے لگا اچھا مولوی صاحب اگر یہ حلال کی روزی نہیں۔ تو پھر اور کونسی حلال کی روزی ہے۔ آپ لوگ میٹھی نیند سو رہے ہوتے ہیں۔ اور ہم مارے مارے پھر رہے ہوتے ہیں اگر کسی کو ہمارے متعلق علم ہو جائے۔ تو وہ ہمیں گولی مار کر ہی مار دے۔ ہم اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر چوری کرتے ہیں۔ پھر اس سے بڑھ کر اور کونسی

حلال روزی

ہو سکتی ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے سمجھا۔ کہ اسے چوری کی عادت پڑ چکی ہے۔ اور یہ کام کرتے کرتے اس کی فطرت مسخ ہو چکی ہے۔ اور اب یہ کام اس کی نگاہ میں بُرا نہیں رہا۔ اس لئے اب بحث کے رنگ میں سمجھانے سے کوئی خاص فائدہ اسے نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ آپ فرماتے کہ میں نے بات کو ٹلا دیا۔ اور ادھر ادھر کی باتیں شروع کر دیں۔ تاکہ یہ بات اسکے ذہن سے نکل جائے۔ پھر میں نے اسے پوچھا اچھا تم یہ بتاؤ۔ کہ تم چوری کس طرح کرتے ہو۔ اس نے کہا کہ اکیلا آدمی چوری نہیں کر سکتا بلکہ ہم چھ سات آدمی مل کر چوری کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک آدمی گھر کا رازدار ہوتا ہے۔ اور وہ عام طور پر سقہ یا چوہڑا وغیرہ ہوتا ہے۔ کیونکہ رازدار کے بغیر چوری ہو نہیں سکتی۔ وہی کمروں اور دروازوں کے متعلق بتاتا ہے۔ اور وہی اس بات کے متعلق اطلاع دیتا ہے۔ کہ

نقدی اور زیورات

کہاں ہیں۔ اس کے بعد ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہوتی ہے۔ جسے سینہ ھ لگانی آتی ہو۔ اور وہ ایسے طور پر اوزاروں کو استعمال کرے۔ کہ سینہ ھ لگانے کی آواز پیدا نہ ہو۔ اور اس کی آواز سے گھر والے جاگ نہ پڑیں۔ پھر ایک تیسرا آدمی ایسا ہونا چاہیئے

جو تالے وغیرہ کھولنے میں مشاق ہو۔ جب دوسرا آدمی سینہ ھ لگا چکتا ہے۔ تو وہ ایک طرف ہو جاتا ہے۔ اور پھر اس تیسرے آدمی کا کام شروع ہوتا ہے۔ اور وہ صندوقوں کے تالے کھولتا جاتا ہے پھر ایک چوتھا آدمی ایسا ہونا چاہیئے۔ جو کہ ایسے طور پر چلنے میں مہارت رکھتا ہو۔ کہ اس کے پاؤں کی آہٹ محسوس نہ ہو۔ تیسرا آدمی تالے کھول کر سامان نکال کر چوتھے آدمی کو دیتا جاتا ہے۔ اور وہ باہر والوں کو پکڑاتا جاتا ہے۔ یہ چار ہو گئے۔ پھر ایک پانچویں آدمی کی یہ ڈیوٹی ہوتی ہے کہ وہ گلی کے سرے پر کھڑا رہے۔ کہ اگر کسی شخص کو آتا جاتا دیکھے۔ تو سیٹی بجا دے۔ یا کوئی اور اشارہ کر دے۔ تاکہ تمام آخری وقت پر ہوشیار ہو جائیں یہ پانچ ہو گئے۔ پھر چھٹا ایک اور ایسا ہونا چاہیئے۔ کہ جو سفید کپڑے پہنے ہوئے ہو۔ اور کسی کو اس کے چلنے پھرنے پر شک نہ گزرے۔ کیونکہ ہم تو ننگے دھڑنگے ہوئے اگر ہمیں کوئی دیکھ لے۔ تو وہ یقیناً ہم پر چور ہونے کا شبہ کرے۔ لیکن یہ آدمی ایسے کپڑوں میں پھرتا ہے۔ کہ کسی کو اس پر شک نہیں گزر سکتا ہم نقدی اور زیورات وغیرہ اس کے سپرد کر دیتے ہیں۔ وہ نہائت اطمینان سے مال لے کر چلا جاتا ہے۔ اور ساتویں کو جو سنار ہوتا ہے دے دیتا ہے۔ جو کہ سونے کو ہیرے اور جواہرات کو لاکھ سے جدا کرتا ہے۔ اور اسکو پگھلا کر

ایک نئی شکل

دیتا ہے۔ اور اس سونے کو آگے بیچتا ہے۔ اور ہم سب آپس میں برابر برابر تقسیم کر لیتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول فرماتے میں نے اسے کہا کہ اگر تمہاری اتنی محنت کے بعد وہ سنار تمہارا سونا کھا جائے۔ تو پھر تم کیا کر سکتے ہو۔ تو بے اختیار اس چور کے موُنہ سے نکلا۔ کیا وہ اتنا حرام خور ہو گا۔ کہ وہ دوسرے کا مال کھا جائے گا۔ میں نے کہا بس اب تم سمجھ گئے ہو۔ معلوم ہوا کہ دوسروں کا مال کھانا حرام ہے۔ غرض چونکہ حرام مال کے لئے بھی محنت کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے بعض لوگ حرام خوری کو بھی حلال خوری کی طرح جائز سمجھتے ہیں۔ جو لوگ عیاشیوں میں پڑتے ہیں۔ وہ بھی قربانیاں کرتے ہیں۔ وہ راتوں کو جاگتے ہیں۔ دماغ ان کا خراب ہو جاتا ہے۔ اور جو لوگ کنچنیاں رکھتے ہیں۔ وہ ان کے لئے کتنی قربانیاں کرتے ہیں۔ اپنی جائدادیں تباہ کر دیتے ہیں۔ اور خود بالکل مفلس اور کنگال ہو جاتے ہیں۔ پس کوئی بُرا کام بھی ایسا نہیں۔ جس میں قربانی نہ کرنی پڑتی ہو۔ لیکن

سوال یہ ہے

کہ ان افعال کا نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ لوگ اولادوں کے لئے قربانی کرتے ہیں۔ کہ یہ بعد میں ہمارے نام روشن کرینگی۔ حالانکہ نام روشن کرنے والے تو بہت کم ہوتے ہیں۔ اور بدنام کرنے والے بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ بلکہ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ اولاد میں سے کسی کو اگر کوئی اچھا عہدہ مل جائے۔ تو وہ اپنے والدین سے ملنے میں شرم محسوس کرتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سنایا کرتے تھے کہ کسی ہندو نے بڑی محنت مشقت کر کے اپنے لڑکے کو بی۔ اے یا ایم۔ اے کرایا۔ اور اس ڈگری کے حاصل کرنے کے بعد وہ ڈپٹی ہو گیا۔ آجکل تو ڈپٹی کی وہ عزت نہیں ہوتی۔ لیکن پہلے وقتوں میں ڈپٹی ہونا بہت بڑی بات تھی۔ اس ڈپٹی کے باپ کو خیال آیا۔ کہ میرا لڑکا ڈپٹی ہو گیا ہے۔ میں بھی اس سے مل آؤں۔ چنانچہ جس وقت وہ ہندو اپنے بیٹے کو ملنے کے لئے مجلس میں پہونچا۔ تو اس وقت اس کے پاس وکیل اور بیرسٹر وغیرہ بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ بھی اپنی غلیظ دھوتی لے کر ایک طرف بیٹھ گیا باتیں ہوتی رہیں۔ کسی شخص کو اس غلیظ آدمی کا بیٹھنا بُرا محسوس ہوا۔ تو اس نے پوچھا۔ کہ یہ کون گستاخ آدمی ہماری مجلس میں آ بیٹھا ہے ڈپٹی صاحب اسکی یہ بات سنکر کچھ جھینپ سے گئے۔ اور ذلت سے بچنے کے لئے کہنے لگا۔

یہ ہمارے نوکر ہیں۔

باپ اپنے بیٹے کی یہ بات سنکر غصے کے ساتھ جل گیا۔ اور اپنی چادر سنبھالتے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور کہنے لگا جناب میں ان کا خادم نہیں۔ میں ان کی ماں کا خادم ہوں۔ (یعنی انکی ماں کے نوکر ہیں) ساتھ والوں کو جب یہ معلوم ہوا۔ کہ یہ ڈپٹی صاحب کے والد ہیں۔ تو انہوں نے ان کو بہت لعن طعن کی۔ اور کہا اگر آپ ہمیں بتاتے۔ تو ہم ان کی تعظیم و تکریم کرتے اور ادب کے ساتھ ان کو بٹھاتے۔ بہرحال اس قسم کے نظارے روزانہ دیکھنے میں آتے ہیں۔ کہ لوگ رشتہ داروں کے ملنے سے جی چراتے ہیں۔ تاکہ ان کی اعلےٰ پوزیشن میں کوئی کمی واقع نہ ہو جائے۔ پس نام روشن تو کیا ہو گا۔ نام کو بٹہ لگانے والے ہی اکثر ہوتے ہیں۔ اور سوائے ان لوگوں کے جو کہ دینی نقطۂ نگاہ سے والدین کی عزت کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کا حکم ہے کہ والدین کی عزت کرو۔ سوائے ایسے لوگوں کے

دنیا داروں میں سے بہت کم لوگ

ایسے ہوتے ہیں۔ جو کہ والدین کی پورے طور پر عزت کرتے ہیں۔ اور زمینداروں اور تعلیم یافتہ طبقہ دونوں میں یہی حالات نظر آتے ہیں۔

زمینداروں میں بھی اکثر یہ دیکھا جاتا ہے کہ جب باپ بوڑھا ہو جاتا ہے۔ تو اولاد خدمت نہیں کرتی۔ اور اگر باپ خدمت کا کوئی تقاضا کرے۔ تو کہہ دیتے ہیں کہ محنت ہم کریں اور کھائے یہ۔ حالانکہ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ جب تک باپ زندہ ہے وہ جائیداد اس کی ہے اور وہ تو محنت کرکے نصف آمد کے حقدار بنتے ہیں۔ لیکن ایسی مثالیں بہت کم بلکہ شاذ ہی ملیں گی کہ اولاد نے تمام جائیداد کی آمد کا نصف اپنے باپ کے سامنے پیش کر دیا ہو۔ پس یہ جو دنیوی قربانی ہے۔ اس کا پھل اچھا نظر نہیں آتا دوسری قربانی دینی ہے۔ اور یہ ایسی قربانی ہے۔ جو کہ کبھی بھی انسان کو خسارہ میں نہیں رکھتی۔ کیونکہ یہ قربانی

راستبازی پر

مبنی ہے اور سچائی کبھی بھی پھل کے بغیر نہیں رہتی دنیوی قربانی میں نقطۂ نگاہ اولاد ہوتی ہے اور دنیوی اولاد کے متعلق میں بتا چکا ہوں کہ وہ جیتے جی ہی ملنے اور خدمت کرنے سے جی چراتی ہے لیکن دینی قربانی کے نتیجے میں جو روحانی اولاد پیدا ہوتی ہے وہ ہزاروں سال تک اپنے آباء و اجداد کو نہیں بھولتی سرحد کے بعض طالب علم میرے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ میں نے ان سے سنا تھا کہ سرحد میں اگر کسی کے ماں باپ کو گالی دی جائے۔ تو وہ اتنا بُرا نہیں مناتا۔ جتنا کہ اسے اپنے پیر کے متعلق کوئی بُرے الفاظ سنکر غصہ آتا ہے اگر کسی کے پیر کے متعلق کوئی بُرا لفظ کہہ دیا جائے۔ تو فوراً دوسرے شخص کو مار ڈالے گا۔ خواہ اس کا پیر ہو یا نہ ہو۔ بہرحال لفظ پیر کو ہی وہ

قابل تعظیم

سمجھتے ہیں۔ امرتسر میں ہم نے دیکھا کہ کچھ سندھی جوتیاں ہاتھ میں پکڑے ہوئے گزر رہے تھے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ وہ اپنے پیر کی قبر کی زیارت کے لئے جا رہے ہیں۔ پتہ نہیں کہ ان کا پیر کب کا فوت ہو چکا تھا۔ لیکن اب تک اس کی عظمت ان کے دلوں میں گھر کئے ہوئے ہے اور وہ اسکی قبر کے لئے ننگے پاؤں پیدل چلکر آتے ہیں۔ یہ نظارے روحانی اولاد کے متعلق ہی ہم دیکھتے ہیں۔ جسمانی اولاد تو دوسرے دن ہی بھول جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ کی ذات یہ پسند نہیں کرتی کہ اس کے پیاروں کی محبت دنیا کے دلوں سے نکل جائے۔ جب دنیا بھولنے لگتی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کسی مامور کے ذریعہ پھر ان کے ناموں کو دنیا کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کو گذرے ہوئے ہزاروں سال گذر گئے ہیں اور کوئی شخص قسم کھا کر نہیں کہہ سکتا کہ نوح علیہ السلام میرے باپ تھے۔ اور میں ان کی نسل میں سے ہوں۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان سے اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں

حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر

کرکے دوبارہ آپ کی یاد آپ کی اولاد کے دلوں میں تازہ کر دی۔ اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد بھی آپ کو بھول چکی تھی۔ اور کسی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ حضرت آدم کب پیدا ہوئے اور کہاں پیدا ہوئے اور ان کے حالات کس قسم کے تھے اللہ تعالےٰ نے ان کے متعلق بھی قرآن شریف میں ذکر کرکے دوبارہ تمام بنی نوع انسان کو یاد دلایا کہ حضرت آدم تمہارے باپ تھے۔ اور ان کی زندگی اس رنگ میں گزری۔ حضرت آدمؑ کی اولاد بھول گئی۔ لیکن اللہ تعالےٰ ان کو نہیں بھولا۔ پس دین کے لئے جو قربانیاں انسان کرتا ہے وہ اسے

ہمیشہ کیلئے زندہ

کر دیتی ہیں حالانکہ دنیوی قربانیوں کے مقابلہ میں دین کی قربانی کتنی تھوڑی سی ہوتی ہے۔ انسان اپنے بیوی اور بچوں کے لئے سارا دن مارا مارا پھرتا ہے۔ اور چوبیس ۲۴ گھنٹوں میں سے صرف گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ اللہ تعالےٰ کی عبادت اور نیک کاموں میں صرف کرتا ہے اور باقی بائیس ۲۲ یا تیئیس ۲۳ گھنٹے وہ اپنی ضروریات کے پورا کرنے میں صرف کر دیتا ہے اور وہ یہ کوشش کرتا ہے محنت کرکے اور کوشش کرکے کچھ اندوختہ جمع کرے۔ کچھ جائداد بنائے۔ جو کہ اس کی اولاد کے کام آئے اور تا کہ اس کا بڑھاپا آسانی سے گذر سکے۔ لیکن وہی اولاد جس کے لئے وہ اپنے آپ کو تکالیف میں ڈالتا ہے اور اپنے نفس پر اس کو ترجیح دیتا ہے اور اس کے لئے سب کچھ کر گذرتا ہے۔ اس میں بڑھاپا آتے ہی

بغاوت اور نشوز

کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ میرے پاس ہزاروں ہزار کیس ایسے آتے ہیں کہ بعض نوجوان اپنی ماؤں کی خبرگیری ترک کر دیتے ہیں۔ اور جب پوچھا جاتا ہے۔ تو ان کا یہ جواب ہوتا ہے۔ کہ اماں جی کی طبیعت تیز ہے اور میری بیوی سے ان کی بنتی نہیں۔ حالانکہ بیوی کو ماں سے کیا نسبت بیوی نے اس کے فائدے کے لئے کیا کیا ہوتا ہے۔ وہ نوجوانی کی حالت میں اس کی خدمت کرتی ہے۔ لیکن ماں جس نے اپنی چھاتیوں سے دودھ پلایا ہوتا ہے۔ اور جس نے اپنا خون دودھ کی شکل میں تبدیل کرکے اس کی پرورش کی ہوتی ہے اور محنت مشقت کرکے اسے بڑھایا ہوتا ہے۔ اس سے اسلئے اعراض کر لیا جاتا ہے کہ بیوی سے اس کی بنتی نہیں۔ پس دنیوی لحاظ سے تو انسان کو جسمانی اولاد سے کوئی خاص فائدہ نہیں پہنچتا۔

لیکن لوگوں کی حالت یہ ہے کہ ہر چیز اولادوں کے لئے جمع کرتے چلے جاتے ہیں۔ خدا کی راہ میں بھی خرچ کرتے ہوئے انکے دلوں میں بخل پیدا ہوتا ہے کہ یہ بھی ہمارے بچوں کے کام آئے۔ حالانکہ ان کی اخروی زندگی کے لئے وہی اندوختہ کارآمد ہوتا ہے۔ جو انہوں نے اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کیا اور جو اولاد کو دیدیا۔ اس میں انکا حصہ نہیں رہتا۔ اگر اس میں سے اولاد اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتی تو وہ گنہگار بنتی ہے اور ساتھ یہ شخص بھی گنہگار بنتا ہے اور اگر اولاد اس مال میں سے خرچ کرتی ہے تو اس کا ثواب اولاد کو ملے گا۔ جس نے خرچ کیا۔ اس کے لئے کوئی ثواب نہیں ہوگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات کے قریب صحابہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا

تمہیں کونسا مال پسند آتا ہے

تمہیں اپنا مال پسند ہے یا دوسرے کا مال اچھا لگتا ہے یا جو ضائع ہو گیا وہ اچھا لگتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کا جواب بالکل آسان ہے۔ انسان کو وہی مال اچھا لگتا ہے۔ جو کہ اس کا اپنا ہو۔ آپ نے فرمایا۔ پھر جو مال مرنے تک تم اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہو۔ وہ حقیقت میں تمہارا مال ہے۔ اور جو مال تم باقی چھوڑتے ہو وہ تو اولاد کا ہے وہ تمہارا نہیں اور جو مال تم کھا پی لیتے ہو وہ ضائع ہو گیا۔ وہ تم کو اگلے جہان میں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا اور واقعہ میں اگر دیکھا جائے تو انسان کا اپنا مال وہی ہوتا ہے جو اس نے اگلے جہان میں بھیجا ہوتا ہے۔ جو باقی چھوڑتا ہے۔ وہ اس کی اولاد کے لئے ہے۔ بعد میں وہ جس طرح چاہے گی خرچ کرے گی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس فرمان میں یہ ارشاد فرمایا۔ کہ مومن کو یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جتنی قربانی اس سے ہو سکتی ہے وہ کرے۔ تاکہ مرنے کے بعد اس کی

اخروی زندگی

اللہ تعالےٰ کے فضل سے زیادہ سے زیادہ کامیاب ہو۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ تمہیں بھی تکالیف اور مصائب کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور تمہارے دشمنوں کو بھی تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ لیکن تم میں اور ان میں ایک بہت بڑا فرق ہے۔ وہ یہ کہ تمہیں ان کے بدلہ میں ثواب کی امید ہے۔ لیکن کفار کو تو ثواب کی امید نہیں۔ جب وہ قربانی کرتے ہیں تو پھر تمہارے لئے قربانی کرنا کیونکر مشکل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ان کی قربانیوں کی مثال تو ایسی ہے کہ کسی شخص کو یہ کہا جائے کہ تم دو من گندم کنوئیں میں پھینک دو۔ اول تو وہ تمہیں پاگل سمجھے گا۔ لیکن اگر کسی دباؤ کی وجہ سے کنوئیں میں پھینکنے پر تیار بھی ہوگا تو گالیاں دیتا ہوا چلا جائے گا۔ بہرحال وہ یہ کام خوشی کے ساتھ نہیں کرے گا۔ لیکن ایک زمیندار کو اگر ہم کہیں کہ اب مناسب وقت ہے فصل بوؤ۔ تو وہ شخص دعائیں دیگا کہ ہم نے اسے وقت پر مشورہ دیا۔ یہی حال قربانیوں کا ہے۔ جو شخص اللہ تعالےٰ کے لئے قربانی کرتا ہے۔ وہ ایسے کھیت میں بیج ڈالتا ہے جس سے اسے کئی گنا زیادہ ہو کر ملے گا۔ اور جو شخص دوسری اغراض کے لئے قربانی کرتا ہے۔ گویا وہ اپنا بیج دریا میں پھینکتا ہے اور کوئی شخص بھی یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کی قربانی ضائع جائے پس اس سے زیادہ احمق اور پاگل اور کون ہو سکتا ہے جو کہ سمندر میں یا دریا میں اپنا بیج پھینک دیتا ہے۔ لیکن اس سے بھی

زیادہ احمق اور پاگل

اور کون ہو سکتا ہے۔ جو کہ کھیت میں بیج ڈالتے ہوئے بخل سے کام لیتا ہے۔ اگر واقعہ میں اللہ تعالےٰ موجود ہے۔ اور وہ جزا سزا کا مالک ہے۔ تو پھر ہر مومن کو اس کی خوشنودی حاصل کرنے کی فکر رہنی چاہیئے۔ لیکن اگر کسی شخص کے نزدیک یہ صداقتیں اس رنگ میں نہیں۔ تو پھر اسے نماز میں وقت ضائع کرنیکا کیا فائدہ۔ اور اسے صدقہ خیرات سے کیا ثواب حاصل ہو سکتا ہے۔ لیکن جو شخص ان صداقتوں کا قائل ہے اور پھر بھی وہ قربانیوں کے پیش کرنے میں کوتاہی سے کام لیتا ہے ہم اس کے متعلق یہی سمجھیں گے کہ اسے دین سے کوئی خاص دلچسپی نہیں۔ اگر اسے دلچسپی ہوتی تو وہ بلاوجہ اپنے آپ کو خسارہ میں نہ ڈالتا۔ پس تمام دوستوں کو اسبات کی کوشش کرنی چاہیئے کہ ان کی قربانی

صحیح قربانی

ہو اور وہ قربانی ان کے لئے باعث ثواب ہو اگر ہر شخص اپنے اندر حقیقی قربانی کا جوش پیدا کرلے۔ تو ہم بہت جلد دوسری قوموں سے آگے نکل سکتے ہیں۔ یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ ہم تو تھوڑے ہیں اور تھوڑے آدمی آگے نہیں نکل سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ قربانی کرنے والی قوم باوجود تھوڑا ہونے کے بڑی بڑی قوموں پر بھاری ہوتی ہے۔ جنگ بدر کے موقع پر کفار کی تعداد ایک ہزار کی تھی اور صحابہ رضؓ کی تعداد ۳۱۳ تھی جب مسلمانوں کا لشکر میدان جنگ میں اترا تو کفار نے ایک تجربہ کار آدمی کو بھجوایا کہ جا کر اسلامی لشکر کا اندازہ لگاؤ کہ مسلمانوں کی تعداد کیا ہے اس نے واپس جا کر بتایا کہ مسلمانوں کی تعداد تین سو سوا تین سو کے درمیان ہے۔ پھر اس نے کہا گو مسلمانوں کی تعداد کم ہے۔ لیکن اے میری

قوم میں آپ کو گیہ مشورہ دیتا ہوں کہ مسلمانوں سے لڑائی نہ کی جائے جب اس شخص نے یہ بات کہی تو لوگوں نے اس پر الزام لگایا کہ تم بزدل ہو۔ اس لئے لڑنے سے منہ پھیرتے ہو۔ اس نے کہا یہ بات نہیں کہ میں لڑنے سے ڈرتا ہوں۔ بلکہ بات یہ ہے کہ میں نے ان سواروں پر آدمی نہیں دیکھے بلکہ

موتیں سوار دیکھی ہیں

اور میں نے ان کے چہروں سے محسوس کیا ہے کہ وہ مر جائیں گے لیکن پیچھے نہیں ہٹیں گے چنانچہ جنگ بدر نے اس بات کی شہادت پیش کر دی کہ وہ تھوڑے سے سمجھے جانے والے لوگ ہی غالب آئے اور قربانی نے اپنا عظیم الشان نتیجہ پیش کر دیا۔ پس ہمیشہ یاد رکھو کہ کوئی قربانی بھی بغیر رنگ لائے نہیں رہتی فوری طور پر بے شک اس کے نتائج نظر نہ آتے ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی لوگ چالاکیاں اور دغا بازیاں کرتے تھے اور مسلمانوں کو دکھ دینے اور شہید کرنے کے لئے نئے نئے طریقے سوچتے تھے۔ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک قبیلہ کے کچھ لوگ حاضر ہوئے اور کہا کہ ہم لوگ مسلمان ہونا چاہتے ہیں آپ ہمارے ساتھ کچھ عالم بھجوا دیں جو کہ ہمیں قرآن کریم سکھائیں آپ نے ان کی درخواست پر قرآن کریم کے ستر حفاظ ان کے ساتھ روانہ کر دیئے۔ ایک جگہ پہنچکر اس شخص نے جو ان مسلمانوں کو لایا تھا اپنی قوم کے سرداروں کو کہلا بھیجا کہ میں مسلمانوں کو لے آیا ہوں۔ اب تم ان کے قتل کا انتظام کرو چنانچہ پہلے مسلمانوں میں سے ایک نمائندہ کو بھجوایا گیا جو قبیلہ کے سردار سے باتیں کر رہا تھا اس کو پیچھے سے نیزہ مار دیا گیا اس کے بعد سب قبیلہ نے مسلمانوں کی جماعت پر جو گاؤں سے باہر تھی حملہ کر دیا اس وقت کی نسبت ایک شخص جو بعد میں مسلمان ہو گیا اور جو اس حملہ میں شریک تھا۔ بیان کرتا ہے کہ جب میں نے ایک مسلمان کے پیچھے سے نیزہ مارا تو اس نے زمین پر گرتے ہوئے کہا۔

فزت ورب الکعبۃ

خانہ کعبہ کے رب کی قسم میں کامیاب ہو گیا اور میں نے دیکھا کہ اس شہید ہونے والے پر گھبراہٹ اور بے چینی کے کسی قسم کے آثار نہ تھے یہ شہید ہونے والے حضرت ابوبکرؓ کے غلام تھے جو ہجرت کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ شامل تھے وہ راوی کہتے ہیں کہ مجھے بہت حیرت ہوئی کہ ان لوگوں کو قتل کیا جا رہا ہے۔ اور یہ لوگ وطن سے دور اپنے بیوی بچوں سے دور ہیں اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں سے دور ہیں لیکن ان میں سے کسی کے منہ سے یہ نہیں نکلتا کہ ہائے میں کہاں مارا گیا۔ اور کسی نے کوئی واویلا اور بے چینی کا اظہار نہیں کیا۔ بلکہ اگر کسی کے منہ سے کچھ نکلا تو یہ کہ خدا کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔ میں حیران ہوا کہ یہ کیا بات ہے میں نے ایک شخص سے جو کہ مسلمانوں کے متعلق زیادہ واقفیت رکھتا تھا اس بات کا ذکر کیا کہ میں نے آج بہت

عجیب قسم کا نظارہ

دیکھا ہے کہ مسلمانوں میں سے ہم جب کسی کو قتل کرتے تھے۔ تو ہر ایک کے منہ سے یہ نکلتا تھا۔ فزت ورب الکعبۃ کہ خدا کی قسم میں کامیاب ہو گیا اس کا کیا مطلب ہے کیا مر جانا کامیابی ہے یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی اس نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مرنے کو مسلمان سب سے بڑی کامیابی سمجھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں جب میں نے یہ بات سُنی تو میں نے کہا وہ دین جھوٹا نہیں ہو سکتا جس کے ماننے والے اپنی قربانی کو اس درجہ تک لے گئے ہیں کہ وہ موت میں ہی اپنی کامیابی سمجھتے ہیں چنانچہ میں مسلمان ہو گیا۔ پس اصل بات یہی ہے کہ جب ایمان آ جاتا ہے تو انسان کو اپنی

قربانیوں میں لذت

محسوس ہونے لگتی ہے اور انسان جتنی زیادہ قربانی کرتا ہے اتنی ہی زیادہ اُسے لذت محسوس ہوتی ہے۔ اور وہ قربانی تکلیف کا باعث نہیں محسوس ہوتی بلکہ راحت کا موجب بنتی ہے۔ اور جتنا جتنا انسان قربانی میں ترقی کرتا ہے اتنا ہی اُسے زیادہ لذت محسوس ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ کسی نے چیتے کے سخت کھردرے پتھر کو چاٹنا شروع کیا۔ اس سے اُس کی زبان زخمی ہو گئی اور اس کو اپنی زبان کا خون ہی مزا دینے لگا۔ اور وہ اس پتھر کو اور بھی زیادہ چاٹتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ زبان بالکل ختم ہو گئی۔ تو کامل مومن کا بھی یہی حال ہوتا ہے وہ جوں جوں قربانی کرتا ہے اتنا ہی اس میں اُسے لطف اور مزہ آتا ہے۔ یہاں تک کہ موت کے وقت بھی وہ یہ کہتا ہے کہ فزت ورب الکعبۃ کہ میری زندگی کے ختم ہونے سے مجھے میرا انعام نظر آ رہا ہے۔ اگر کسی شخص کو قربانی کی زیادتی سے لطف آتا ہے۔ تو اُسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اس کے اندر ایمان ہے اور اگر قربانی کی زیادتی کی وجہ سے کسی کے دل میں انقباض پیدا ہوتا ہے تو اُسے سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ متاعِ ایمان سے محروم ہے۔ کیونکہ ایمان کی یہ علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں انسان قربانی کرنے میں لذت محسوس کرتا ہے اور اس کے دل میں انقباض پیدا نہیں ہوتا۔

رمضان کی برکات سے فائدہ اُٹھانے کا طریق

(از حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب ایم اے)

(۳)

زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کیا جائے

چہارم: چوتھی بات جو رمضان کی برکات سے فائدہ اُٹھانے میں از بس مفید و مؤثر ہے یہ ہے کہ رمضان میں زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کیا جائے۔ صدقہ و خیرات انسان کی جسمانی اور روحانی تکالیف کو دور کرنے اور خدا کے فضل و رحم کو جذب کرنے میں گویا اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ جونہی کہ ایک شخص خدا کے کسی مصیبت زدہ بندے کی تکلیف کو دور کرنے کے لئے کوئی قدم اُٹھاتا ہے تو خدا اپنے ازلی فیصلہ کے مطابق اس کے اس فعل کو گویا خود اپنے اوپر ایک احسان خیال کرتا ہے۔ اور اس پر خدائی قدرت نمائی کی وسیع مشنری اس بندے کی تائید میں حرکت کرنے لگتی ہے حدیث میں آتا ہے الصدقۃ تطفی غضب الرب۔ یعنی صدقہ خدا کے غضب کو دور کرتا ہے تو پھر اس صدقہ کا کیا کہنا ہے جو رمضان جیسے مبارک مہینہ میں خالص خدا کی رضا کے لئے کیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قاعدہ تھا۔ کہ رمضان میں اتنا صدقہ کرتے تھے کہ صحابہ نے آپ کے اس صدقہ کو ایک ایسی تیز ہوا سے تشبیہ دی ہے جو کسی روک کو خیال میں نہیں لاتی جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ رمضان میں اتنا صدقہ کرتے تھے کہ اس صدقہ میں اپنی طاقت اور ہمت کو بھی بھول جاتے تھے اور صدقہ میں آپ کا ہاتھ اس طرح چلتا تھا جس طرح ایک تیز آندھی تمام قیود و بند سے آزاد ہو کر چلتی ہے۔ واقعی رمضان میں صدقہ و خیرات خدا کی نظر میں بہت ہی بڑا مرتبہ رکھتا ہے اور اس سے رمضان کی برکت کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔ مگر صدقہ میں یہ بات ضرور مدنظر رکھنی چاہیئے۔ کہ جو لوگ واقعی حاجت مند ہیں ان کو تلاش کر کے پہنچایا جائے۔ مثلاً کوئی یتیم ہے اور وہ خرچ سے لاچار ہے کوئی بیوہ ہے اور وہ تنگ دست ہے کوئی غریب ہے وہ گذارہ کی صورت نہیں رکھتا۔ کوئی بیمار ہے اور اسے علاج کی طاقت حاصل نہیں کوئی مسافر ہے اور زادِ راہ سے محروم ہے کوئی مقروض ہے اور قرض ادا کرنے سے قاصر ہے وغیرہ وغیرہ ان لوگوں کو تلاش کر کے صدقہ پہنچایا جائے۔ اور ایسے رنگ میں پہنچایا جائے کہ اس میں کوئی صورت منّ و اذیٰ کی نہ پیدا ہو۔ بلکہ اگر خدا کسی کو توفیق دے تو صدقہ کا بہتر مقام یہ ہے کہ صدقہ دینے والا صدقہ قبول کرنے والے کا احسان خیال کرے کہ اس کے ذریعہ مجھے خدا کے رستہ میں نیکی کی توفیق مل رہی ہے۔ پھر صدقہ و خیرات کے حلقہ میں جانور تک کو شامل کرنا چاہیئے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ لکل ذات کبد حرّی اجر۔ یعنی ہر زندہ جگر رکھنے والی چیز پر رحم کرنے میں خدا کی طرف سے اجر ملتا ہے خواہ وہ انسان ہو یا حیوان یہ سوال کہ صدقہ کتنا ہو اس کے متعلق شریعت نے کوئی حد بندی مقرر نہیں کی۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کا عشق رکھنے والوں کے لئے آپ کا یہ نمونہ کافی ہے کہ صدقہ میں انسان کا ہاتھ ایک تیز آندھی کی طرح چلنا چاہیئے۔ لیکن میں اپنے ذوق کے مطابق عام لوگوں کے لئے یہ خیال کرتا ہوں۔ کہ اگر رمضان میں اپنی آمدنی کا دسواں حصہ صدقہ دیا جائے تو مناسب ہے مثلاً اگر کسی شخص کی ماہوار آمدنی ایک سو روپیہ ہے تو اس کیلئے مناسب ہے کہ رمضان میں دس روپے صدقہ کر دے خدا کے رستہ میں قربانی کرنے والے لوگوں کے لئے یہ رقم یقیناً زیادہ نہیں ہے۔ اور پھر یہ تو ایک کھیتی ہے جتنا زیادہ بوؤ گے اسی نسبت سے زیادہ اُگے گا اور اسی نسبت سے زیادہ کاٹو گے ہر انسان کے اردگرد بے شمار غریب اور مسکین اور یتیم اور مصیبت زدہ اور بیمار وغیرہ بستے ہیں رمضان میں ان کی تکلیف کو دور کرنا خدا کی رحمت کو ایسی مضبوط زنجیر کے ساتھ کھینچنے کا حکم رکھتا ہے جس کے ٹوٹنے کا خدا کے فضل سے کوئی اندیشہ نہیں۔

اعتکاف

پنجم: رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھانے کا ایک طریق اعتکاف بھی ہے جس کا قرآن شریف میں مجملاً اور احادیث میں تفصیلاً ذکر آتا ہے مسنون اعتکاف یہ ہے کہ رمضان کے آخری عشرہ میں کسی مسجد میں ڈیرہ لگا دیا جائے اور سوائے حوائج انسانی یعنی پیشاب پاخانہ وغیرہ کی ضروریات کے مسجد سے باہر نہ نکلا جائے اور یہ دس دن رات خصوصیت کے ساتھ نماز اور قرآن خوانی اور ذکر اور دعا وغیرہ میں گزارے جائیں گویا انسان ان ایام میں دنیا سے کٹ کر خدا کے لئے کلیتہً وقف ہو جائے۔ اعتکاف فرض نہیں ہے بلکہ ہر انسان کے حالات اور توفیق پر موقوف ہے۔ مگر اس میں شبہ نہیں کہ جس شخص کے حالات اجازت دیں اور اسے اعتکاف کی توفیق میسر آئے۔ اس کے لئے یہ طریق قلب کی صفائی اور روحانی ترقی کے واسطے بہت مفید ہے۔ لیکن جس شخص کو اعتکاف کی توفیق نہ ہو یا اس کے حالات اس کی اجازت نہ دیں تو اس کے لئے یہ طریق بھی کسی حد تک اعتکاف کا قائم مقام ہو سکتا ہے۔ کہ وہ رمضان کے مہینہ میں اپنے اوقات کا زیادہ سے زیادہ حصہ مسجد میں گذارے

اور یہ وقت نماز اور قرآن خوانی اور ذکر اور دعا وغیرہ میں صرف کرے بے شک اعتکاف کے بدلہ میں یہ کوئی مسنون طریق نہیں ہے۔ لیکن چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کی تعریف فرمائی ہے جس کا دل مسجد میں آویزاں رہتا ہے۔ اس لئے یہ طریق بھی اگر حسن نیت سے کیا جائے تو فائدہ سے خالی نہیں ہو سکتا۔

نفس کا محاسبہ کیا جائے

ششم: چھٹی بات یہ ہے کہ انسان رمضان میں اپنی زندگی کو خصوصیت کے ساتھ رضائے الٰہی کے ماتحت چلائے اور اپنے نفس کا بار بار محاسبہ لیتا رہے کہ کیا میرے اوقات خدا کے منشاء کے ماتحت گزر رہے ہیں یا نہیں۔ ایسا محاسبہ ہر وقت ہی مفید ہوتا ہے۔ اور کوئی سچا مومن محاسبہ سے غافل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ محاسبہ انسان کو غفلت سے محفوظ رکھتا اور آئندہ کے لئے ہوشیار کرنے کا باعث ہوتا ہے۔ مگر رمضان کے مہینہ میں یہ محاسبہ زیادہ کثرت اور زیادہ التزام کے ساتھ ہونا چاہیئے۔ مثلاً اگر ہر شخص رمضان میں یہ التزام کرے کہ ہر نماز کے وقت اپنے دل میں یہ محاسبہ کیا کرے کہ کیا میں نے اس سے پہلی نماز کے بعد سے لے کر اس نماز تک اپنا وقت خدا کی رضا میں گزارا ہے اور کیا میں نے اس عرصہ میں کوئی بات منشائے الٰہی کے خلاف تو نہیں کی۔ تو یقیناً ایسا محاسبہ نفس کی اصلاح کے لئے بہت مفید ہو سکتا ہے۔ اور اس طرح گویا ایک رنگ میں انسان کی زندگی کا ہر لمحہ ہی عبادت بن جاتا ہے اسی طرح بستر میں لیٹ کر سوتے وقت مسنون دعائیں کرنے سے انسان اپنے سونے کے اوقات کو بھی عبادت کا رنگ دے سکتا۔ اور انہیں اپنے لئے مبارک بنا سکتا ہے۔

دعا

ہفتم: سب سے آخر میں رمضان کی برکتوں سے حصہ پانے کا طریق دعا ہے۔ رمضان کے ایام کا ماحول دعا کے لئے یقیناً ایک بہترین ماحول ہے۔ یہ مہینہ مسلمانوں کے لئے خاص عبادت کا مہینہ ہے۔ گویا ساری اسلامی دنیا اس مہینہ کو عملاً عبادت میں گزارتی ہے۔ اور مومنوں کی طرف سے اس مہینہ میں نماز اور روزہ اور تلاوت قرآن اور صدقہ اور خیرات اور ذکر وغیرہ کے پاکیزہ اعمال اس کثرت سے اور تنوع کے ساتھ آسمان کی طرف چڑھتے ہیں کہ اگر وہ نیک نیتی اور خلوص کے ساتھ کئے گئے ہوں تو یقیناً خدا کی خاص الخاص رحمت اور خاص الخاص فضل کو کھینچنے کا موجب ہوتے ہیں پھر اگر ایسے موقعہ پر دعا زیادہ قبول ہو تو کیا تعجب ہے علاوہ ازیں رمضان کے متعلق خدا تعالےٰ کا قرآن شریف میں مخصوص وعدہ بھی ہے کہ میں اس مہینہ میں اپنے بندوں کے بالکل قریب ہو جاتا ہوں اور ان کی دعاؤں کو خاص طور پر سنتا ہوں۔ پس لاریب یہ مہینہ خاص دعاؤں کا مہینہ ہے اور جو شخص اس مبارک مہینہ میں اپنے آپ کو دعاؤں سے محروم رکھتا ہے۔ وہ یقیناً ایک بہت ہی شقی اور بدبخت انسان ہے۔ جو گویا ایک شیریں چشمہ کے منہ پر پہنچ کر پھر پیاسا لوٹ جاتا ہے۔ علاوہ ازیں رمضان میں لیلۃ القدر کا واقعہ ہونا تو گویا سونے پر سہاگہ ہے جس کی طرف سے کوئی سچا مومن غافل نہیں ہو سکتا۔ مگر دعا ان شرائط کے مطابق ہونی چاہیئے۔ جو خدا تعالیٰ نے اس کے لئے مقرر کر رکھی ہیں۔ اور رمضان کی دعاؤں کے متعلق تو اللہ تعالےٰ نے قبولیت کی شرائط کو ایک بہت ہی معین صورت دے دی ہے چنانچہ فرماتا ہے فلیستجیبوا لی ولیومنوا بی لعلھم یرشدون۔ یعنی ہم رمضان کے مہینہ میں اپنے بندوں کی دعاؤں کو ضرور قبول کریں گے۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ وہ میری بات مانیں۔ یعنی رمضان کے متعلق جو حکم میں نے دیا ہے اسے قبول کریں۔ اور مجھ پر سچا ایمان لائیں۔ وہ ایمان جو محبت اور اخلاص پر مبنی ہو اور اس میں کسی قسم کے نفاق اور شرک کی ملونی نہ پائی جائے۔ ان شرطوں پر کاربند ہو کر وہ قبولیت کا رستہ ضرور پالیں گے اب دیکھو کہ یہ ایک کیسا آسان سودا ہے جو خدا نے ہمارے سامنے پیش کیا ہے باقی رہا یہ امر کہ خدا کس صورت اور کس رنگ میں دعا کو قبول فرماتا ہے۔ سو یہ خدا کی سنت و حکمت پر موقوف ہے جس میں انسان کو دخل نہیں دینا چاہیئے۔ وہ جس رنگ اور جس صورت میں مناسب خیال کرے گا۔ ہماری دعاؤں کو قبول کرے گا۔ لیکن اگر ہم اس کی شرطوں کو پورا کر دیتے ہیں۔ تو وہ قبول ضرور کرے گا۔ اور ممکن نہیں کہ اس کا وعدہ غلط نکلے۔

دعا کس طرح کی جائے

دعاؤں کے متعلق یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ ہر دعا سے پہلے خدا کی حمد کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر درود بھیجنا۔ اور اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے دعا مانگنا نہایت ضروری ہے۔ اور جو شخص ان دعاؤں کو ترک کرتا ہے۔ وہ یقیناً خدا کا مخلص بندہ نہیں سمجھا جا سکتا البتہ ان دعاؤں کے بعد اپنے لئے اور اپنے خاندان کے لئے اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کے لئے بھی دعائیں کی جائیں اور دعاؤں میں درد اور گداز پیدا کیا جائے۔ ایسا گداز جس سے دل پگھلنے لگے۔ اسی طرح جس طرح ایک لوہے کا ٹکڑا بھٹی میں پگھلتا ہے تاکہ دعا ایک رسمی اور مردہ چیز نہ رہے بلکہ حقیقی اور زندہ چیز بن جائے ایسی دعا موقوف ہے الٰہی توفیق پر اور پھر دعا کرنے والے کے حالات اور احساسات پر۔

ماہ صیام کی خدا کے حضور شہادت

یہ وہ چند باتیں ہیں جنہیں اختیار کر کے انسان رمضان کی برکتوں سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور یقیناً جو شخص ان باتوں کو خدا کی رضا کے لئے اختیار کرے گا۔ اس کا رمضان اس کی کایا پلٹ دینے کے لئے کافی ہے۔ ایسے شخص کے متعلق رمضان کا چاند خدا کے حضور یہ شہادت دے گا۔ کہ خدایا میں نے تیرے اس بندے کو جس حالت میں پایا اس سے بہت بہتر حالت میں اسے چھوڑا۔ وذالک فوز عظیم وما التوفیق الا باللہ الرحیم

دعا

آخر میں میں دعا کرتا ہوں کہ اے ہمارے آسمانی آقا! ہم تیرے بہت ہی کمزور اور نالائق بندے ہیں ہم تیری طرف سے انعام پر انعام دیکھتے ہیں اور کمزوری پر کمزوری دکھاتے ہیں تو ہمیں اوپر اٹھاتا ہے اور ہم نیچے کی طرف جھکتے ہیں تو احسان کرتا ہے اور ہم ناشکری میں وقت گزارتے ہیں مگر پھر بھی ہم بہرحال تیرے ہی بندے ہیں۔ پس اگر تو یہ جانتا ہے کہ ہم باوجود اپنے لاتعداد گناہوں اور کمزوریوں کے تیری حکومت کے باغی نہیں اور تیری اور تیرے رسول اور تیرے مسیح کی محبت کو خواہ وہ کتنی ہی کمزور ہے اپنے دلوں میں جگہ دیتے ہوئے ہیں تو تو اس رمضان کو اور اس کے بعد آنے والے رمضانوں کو ہمارے لئے اور ہمارے عزیزوں اور دوستوں کیلئے اور ہماری ان نسلوں کیلئے جو آگے آنے والی ہیں مبارک کر دے اور ہمیں اپنا وفادار بندہ بنا اور ہمیں اسلام اور احمدیت کی ایسی خدمت کی توفیق عطا کر جو ہمارے لئے ... ہو۔ اور ہمارا انجام بخیر ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین (منقول از الفضل مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۴۷ء)

۲۹ رمضان المبارک

تحریک جدید کے دفتر اول کے چودھویں سال اور دفتر دوم کے سال چہارم کا وعدہ کرنے والے ہر مجاہد کو کوشش کرنی چاہیے اور پوری کوشش کرنی چاہیے کہ اس کا وعدہ ۲۹ رمضان المبارک تک سو فیصدی پورا ہو جائے۔ بعض احباب یہ دیکھکر کہ ان کا وعدہ ۲۹ رمضان المبارک تک ماہوار قسط سے پورا نہ ہوگا۔ وہ قسط کے علاوہ زائد رقم دے رہے ہیں تا ان کا نام بھی حضرت کے حضور دعا کیلئے پیش ہو سکے۔ ایک مجاہد جنہوں نے گذشتہ سال کے وعدہ کی رقم بھی بوجہ فسادات وغیرہ ادا نہ کی تھی۔ چودھویں سال میں انہوں گذشتہ سال سے ڈھائی گنا اضافہ سے وعدہ -/۱۵۰۰ کا پیش حضور کیا اور وہ اپنی ماہوار آمد کا ½ حصہ دے رہے ہیں۔ لیکن ان کا ½ حصہ کی تقسیم ان کے وعدے کو ۲۹ رمضان المبارک کو پورا نہیں کر سکتی۔ اس لئے انہوں نے ½ حصہ کے علاوہ زائد رقم ادا کی تا ان کا وعدہ وقت کے اندر پورا ہو جائے۔ اسی طرح دوسرے دوستوں کو بھی چاہیئے کہ اگر ان کی ماہوار قسط وعدہ کو پورا نہیں کر سکتی تو زائد رقم دے کر ۲۹ رمضان المبارک تک پورا کریں۔ اگر وہ چاہیں تو زائد رقم اپنی آئندہ موجودہ رقم میں وضع کر سکتے ہیں۔

جو اپنی آمد کا $\frac{1}{6}$ یا $\frac{1}{5}$ یا $\frac{1}{4}$ یا $\frac{1}{3}$ حصہ ماہوار دے رہے ہیں ان کو یاد رہے کہ ان کی موجودہ شرح کی جو رقم ہے۔ اس کی مد وار تقسیم کرنا ان کے ذمہ ہے نہ کہ مرکز کے اگر وہ اپنی رقم کی تقسیم نہیں کریں گے۔ اور ان کی رقم غلط مد داخل ہوگی۔ تو تحریک جدید کا جو حصہ ہے۔ اس کا مطالبہ تحریک جدید کریگی۔ پس چندہ دینے والے کا اپنا فرض ہے کہ اپنی رقم کی مد وار تقسیم کرکے اپنے سیکرٹری مال یا محصل کو ادا کرے۔

وکیل المال تحریک جدید

تعلیم القرآن کلاس برائے مستورات

امسال مجلس مشاورت کے موقع پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ جسطرح ہر سال مردوں کے لئے تعلیم القرآن، کلاس کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اسی طرح آئندہ عورتوں کے لئے بھی انتظام کیا جائے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس تجویز پر اظہار خوشنودی فرمایا اور فرمایا کہ بہت اچھی بات ہے کیا قرآن مجید صرف مردوں کے لئے نازل ہوا ہے عورتوں کے لئے نہیں۔ چنانچہ اسدفعہ رمضان المبارک میں رتن باغ میں عورتوں کے لئے تعلیم القرآن کلاس کا انتظام کیا گیا ہے جس میں اس وقت تک باہر سے (س) قادیان کی مستورات جو لاہور میں مقیم ہیں ان میں سے چودہ اور لاہور میں سے دس طالبات شامل ہو رہی ہیں۔ جو کہ مورخہ ۱۲ ار ۱۰ جولائی بروز سوموار ۱۹۴۸ء صبح ۷ بجے کلاس کی پڑھائی باقاعدہ شروع ہو گئی ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ عید تک طالبات امتحان سے فارغ ہو کر اپنے گھروں کو واپس جا سکیں گی۔ کلاس کا وقت روزانہ تین گھنٹے مقرر ہوا ہے۔ اس کے علاوہ درس القرآن میں بھی باقاعدہ شامل ہو سکیں گی۔

کلاس کا نصاب مندرجہ ذیل ہے

(۱) قرآن مجید کے ابتدائی تین پارے مع ترجمہ و تفسیر (۲) حدیث شریف عمدۃ الکلام
(۳) سیرت و تاریخ (۴) سلسلہ کے مخصوص عقائد اور اخلاقی مسائل پر نوٹ لکھائے جائیں گے
(۵) عربی بول چال اور ابتدائی گرامر (۶) فقہ کے تمام ضروری مسائل (۷) فرسٹ ایڈ عملی

انشاء اللہ :- جماعت کے فاضل علماء اپنے قیمتی اوقات اس کلاس کے لئے دیں گے

لاہور کی مستورات اور بیرونی لجنات سے درخواست ہے کہ وہ اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں اور زیادہ سے زیادہ اس میں شامل ہو کر مستفیض ہوں۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

الدال علی الخیر کفاعلہ (حدیث)

یعنی نیکی کی ترغیب دلانے والے کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے۔ جتنا کہ نیکی کرنے والے کو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منہ سے نکلی ہوئی آواز کو دنیا میں پھیلا دینا ملائکہ کا کام ہے۔ پس ہر احمدی جو اپنے دوسرے بھائی کو وصیت کی ترغیب دیتا ہے۔ وہ اتنے ہی ثواب کا مستحق ہے۔ جتنا کہ مستحق وصیت کرنے والا ہوتا ہے۔ حضور کی اس آواز پر ہر احمدی کو عمل کرنا چاہیئے کہ ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ ہو۔ جس نے وصیت نہ کی ہو۔ (سکرٹری بہشتی مقبرہ)

ولادت

۲۶ر جون ۱۹۴۸ء کو مولا کریم نے خاکسار کی لڑکی عزیزۃ القدر زہرہ بیگم سلمہا اللہ تعالےٰ کے بطن سے عزیزم کمال الدین احمد صاحب کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ بزرگان سلسلہ سے بالعموم اور صحابہ کرام سے بالخصوص دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو خادمہ دین اور خوش بخت کرے۔ اور عمر دراز عطا فرمائے آمین۔ نیاز مند علی محی الدین ازمدراس

درخواست دعا

مکرم محترم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب میو ہسپتال لاہور کے اہل خانہ قریباً ½۱ ماہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ بخار صبح کو نارمل ہو کر شام کو روزانہ ۱۰۲ ہو جاتا ہے۔ احباب سے التماس ہے۔ کہ ان کی صحت عاجلہ و کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔ خاکسار:- محمد عبداللہ اعجاز

چنگائی کیا ہے

جنہیں چینی زبان سے واقفیت نہیں ہے ان کے لئے چنگائی کا مطلب کچھ بھی نہیں۔ مگر بہت سے چینی باشندوں کیلئے اس کا مطلب موت اور خرابی ہے۔ ہزاروں بوڑھے اور جوان ہر سال اس بیماری کے شکار ہوتے ہیں جتنی جانیں اس بیماری کی وجہ سے جاتی ہیں اتنی اور خطرناک ارتھوائی بیماریوں سے نہیں جاتیں۔ بہت سے چین کے باشندے یہ بھی نہیں جانتے کہ یہ بیماری کہاں سے آئی اور کیسے پھیلتی ہے اور اسکے پھیلنے کے طرح طرح کے سبب بتلاتے ہیں۔ کسی کسی جگہ کا یہ کہنا ہے کہ یہ بیماری ایک طرح کی ایل مچھلی سے پیدا ہوئی ہے۔ جس کو چینی لوگ ایل چنگ کہتے ہیں۔ ایک ضلع میں جج صاحب نے بہت سے آدمی اسلئے ملازم رکھے کہ وہ ساری ایل چانگ مچھلیاں پکڑ کر برباد کر دیں جس سے کہ یہ بیماری پھر نہ پھیل سکے دوسری جگہوں کے لوگ اس بیماری کو مینڈک اور تتلیوں سے پیدا ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ کچھ چینی لوگوں کا خیال ہے کہ صبح اٹھ کر پانی پینے سے صبح کو جلدی اٹھنے سے خاص خاص پھل کھانے سے اور زہریلا کو دستو گھسنے سے یہ بیماری ہوتی ہے

یہ بیماری چین میں ایک شہر سے دوسرے شہر میں پھیلتی گئی لوگوں نے بیماری کی حالت میں بہت سی دوائیاں استعمال کیں جو بیکار ثابت ہوئیں اس بیماری کو دور کرنیکے لئے کچھ چینی سائنسدانوں نے حال میں پوری طرح سے اس بیماری کی جانچ کی خاصکر یونانی اور فرانسیسی ضلعوں میں اور یہ نتیجہ نکالا کہ یہ بیماری ایک طرح کا ملیریا بخار ہے ان عقلمندوں نے اس بیماری میں کونین کا استعمال کیا جس کی بہت سے مریضوں کو شفا حاصل ہوئی تھوڑے ہی عرصہ میں ایک سے جنرل ماک الفرائی دوا سے اچھے ہو گئے چند ہی دنوں میں۔ کونین کی بابت آجکل سب لوگ جانتے ہیں لیگ آف نیشنس کے ملیریا کمیشن کا کہنا ہے کہ ملیریا سے بچنے کیلئے روزانہ چھ گرین کونین بخار کے موسم میں استعمال کرنا چاہیئے اور بخار سے چھٹکارا پانیکے لئے پندرہ سے بیس گرین کونین پانچ سے سات روز تک کھانی چاہیئے ملیریا کمیشن کی رپورٹ کے ایک بہت ضروری صفحہ پر یہ کہا گیا ہے کہ کونین بالکل نقصان دینے والی چیز نہیں ہے۔ اس کو ہر ایک انسان بلا ڈاکٹر کی دیکھ بھال کے ہی کھا سکتا ہے۔ ملیریا کی دوسری دوائیاں بلا ڈاکٹری صلاح کے استعمال نہیں کی جا سکتیں۔ چونکہ یہ نقصان دیتی ہیں۔ چنگائی بیماری کا حال آپ لوگوں کو

اجلاس صاحب افسر مال بہادر بہ اختیارات کلکٹر گجرات

محمداد ولد مہرداد وغیرہ سکنہ جھیٹیانوالہ تحصیل کھاریاں۔

بنام

ہنسراج پسر بھنے کرپارام قوم رورڑہ سکنہ کنجاہ تحصیل گجرات

واگذاری اراضی مرہونہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں مسئول علیہ چونکہ سکونت ترک کرکے مشرقی پنجاب میں چلا گیا ہے۔ اسلئے بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر ان کو کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۲۳/۸/۴۸ کو اصالتاً و وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز حاضر عدالت ہذا ہو جاوے۔ بصورت عدم حاضری کارروائی عمل میں لائی جاوے گی۔

مہر عدالت

دستخط حاکم

بمبئی میں عرب مسافر کی گرفتاری

بمبئی ۱۳ جولائی اطلاع دی گئی ہے سنتا کروز کے فضائی مستقر پر اُترنے والے ایک عرب مسافر کے قبضہ سے چار سو تولے سونا برآمد ہوا۔ جس کی مالیت چوالیس ہزار روپے ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ کسٹم افسران نے عرب کی کافی بڑی توند پر شبہ کیا۔ اس کی جامہ تلاشی لینے پر دو تھیلے سونے سے بھرے ہوئے پا گئے۔ جو اُس نے کمر کے گرد باندھ رکھے تھے اور اُسے چھپانے کے لئے ایک سے زائد کپڑے پہن رکھے تھے۔ اسی طرح ممباسہ کے ایک مسافر کی جامہ تلاشی پر اس کے قبضہ سے بارہ سو تولے سونا برآمد ہوا۔

مجاہدین کیلئے سامان سے لدا ہوا ٹرک روانہ ہو گیا

لاہور ۱۳ جولائی میوہ جات۔ سگریٹوں، صابن نمک کپڑوں اور کمبلوں سے بھرا ہوا ایک ٹرک آزاد کشمیر کی فوجوں کے لئے روانہ کر دیا گیا ہے یہ ٹرک ورلڈ مسلم ایسوسی ایشن آف پاکستان کی مغربی پنجاب کشمیر ریلیف کمیٹی کی طرف سے بیگم فاطمہ کی نگرانی میں روانہ کیا گیا ہے اس کمیٹی نے کشمیر مجاہدین کے لئے چندہ جمع کرنے کی مہم شروع کی تھی۔ توقع ہے کہ ۱۲ جولائی تک ڈاکٹر اقبال شیدائی کی نگرانی میں دوسرا ٹرک روانہ کر سکیں گی

قبائلی حیدر آباد کی مدد کریں گے

مذہبی رہنما کا اعلان

کابل ۱۳ جولائی افغانستان اور بلوچستان کے قبیلے نقشبندی کے رہنما حاجی سورات خاں نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ حیدر آباد کی بقا پر چار کروڑ ہندوستانی مسلمانوں کی بقا منحصر ہے اگر حیدر آباد کو ختم کر دیا گیا۔ تو ہندوستانی مسلمان بھی تباہ ہو جائینگے۔ اُنہوں نے ہندوستانی یونین کو تنبیہ کی کہ وُہ حیدر آباد کے خلاف اپنی ناجائز اور غیر جمہوری حرکتوں سے باز آجائے۔ اور ہندوستانی مسلمانوں کو حیدر آباد کے خلاف نہ بھڑکائے۔ حاجی صاحب نے لاکھوں نقشبندی مجاہدین کیطرف سے حیدر آبادی اور ہندوستانی مسلمانوں کو یقین دلایا کہ وُہ اپنے بھائیوں کو مصیبت میں دیکھ کر انکی ہر ممکن امداد کریں گے۔

* بیان کے آخر میں کہا گیا ہے کہ آزاد کشمیر ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ ہم ہر قیمت پر لڑائی جاری رکھینگے ایک ہی منزل پر پہنچنے کیلئے۔ ڈوگرہ مظالم سے اپنے ملک کو پوری طرح آزاد کرانے کی منزل پر پہنچنے کے لئے۔ پنڈت نہرو کو ہماری طرف سے آخری انتباہ یہ ہے کہ کشمیر سے ہاتھ ہٹالو! اور جتنی جلدی کشمیر سے ہاتھ ہٹا لوگے اُتنا ہی آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

کشمیر کمیشن کی چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں سے ملاقات کی تفصیلات

کراچی ۱۳ جولائی معلوم ہوا ہے کہ کشمیر کمیشن کے ارکان نے کراچی میں دو دن کے قیام میں پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں سے ملاقات کے علاوہ حکومت پاکستان کے دوسرے افسروں سے رسمی بات چیت کی نیز انہوں نے پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں سے بھی وُہ تمام واقعات سُنے جس کی وجہ سے کشمیر کے لوگوں کو موجودہ جدوجہد کرنی پڑی ہے وزیر خارجہ نے کمیشن پر یہ بھی واضح کیا کہ کشمیر کے لوگ مذہبی سیاسی تمدنی اور مجلسی لحاظ سے پاکستان سے ملتے جلتے ہیں۔ اور یہاں کے لوگ ہندوستان کی نسبت پاکستان سے زیادہ قریب ہیں وزیر موصوف نے کمیشن کے سامنے وُہ تمام واقعات بھی بیان کئے جو پچھلے جون سے اس موقعہ تک پیش آئے جبکہ ہندوستان نے کشمیر کو زبردستی اپنے ساتھ ملانے کی سازش کی چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں نے کمیشن کو ڈوگرہ فوج کی ان تمام سکیموں سے بھی آگاہ کیا۔ جو کشمیر کے مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کے لئے تیار کی گئی تھیں اس ملاقات کے دَوران میں جوناگڑھ کے معاملہ اور مشرقی پنجاب میں مسلمانوں پر ہندوؤں اور سکھوں کے مظالم کو روکنے کی ناکامی کے متعلق بھی گفتگو ہوئی۔

امید کی جاتی ہے کہ کشمیر کمیشن ہندوستانی حکومت کا نظریہ معلوم کرنے کے لئے چار ہفتے تک ہندوستان میں قیام کرے گا۔

نئی دہلی ۱۳ جولائی اتحادی قوموں کے مقرر کردہ کمیشن کے ارکان نے آج وزارت خارجہ کے دفتر میں پنڈت نہرو سے ملاقات کی اور پون گھنٹہ تک ان سے گفتگو کرتے رہے

بحر طبریہ کے قریب متعدد مقامات پر عربوں کا قبضہ

یروشلم ۱۲ جولائی۔ فلسطین میں ہر محاذ پر عربوں اور یہودیوں کی خونریز جنگ جاری ہے بحر طبریہ کے پاس عراقی اور مصری فوجوں نے آٹھ گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے اور مصری فوجیں یہودیوں کے صدر مقام تل ابیب پر مستقل بمباری کر رہی ہیں۔ جس سے یہودیوں کو کافی جانی اور مالی نقصان ہو رہا ہے اور اس نقصان کا یہودیوں نے اعتراف بھی کیا ہے۔ یہودیوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے لدہ پر قبضہ کر لیا ہے اور رملا کو گھیر لیا ہے۔ اس سے پہلے انہوں نے اعلان کیا تھا۔ کہ اُنہوں نے رملا پر بھی قبضہ کر لیا تھا۔ مگر عربوں نے اس خبر کی تصدیق نہیں کی۔ کل رات مصر کی کابینہ نے فلسطین میں اتحادی قوموں کے ثالث کی دس روز کے لئے متارکہ کی تجویز کو رد کر دیا مصر کے وزیر اعظم مسٹر نقراشی پاشا آج برطانوی سفیر متعینہ قاہرہ سے ملے اور فلسطین کے مسئلے پر گفتگو کی۔ آج رات کو لبنان کے دارالخلافہ بیروت کے پاس کسی مقام پر عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا اجلاس ہونے والا ہے اور آج رات ہی کو لیک سیکسس میں سیکورٹی کونسل کا اجلاس ہوگا۔ جس میں کاؤنٹ برنادوتے اپنی متارکہ کی تجاویز پیش کرینگے انہوں نے ایمسٹرڈم سے چلتے ہوئے کہا کہ وُہ ابھی متارکہ کی تجاویز کے سلسلے میں مایوس نہیں ہوئے ہیں۔ اور عرب ممالک کے جواب کا انتظار کر رہے ہیں۔

کشمیر سے جتنی جلدی ہاتھ ہٹا لوگے اُتنا ہی آپ کے حق میں بہتر ہوگا

پنڈت نہرو کو زعماء آزاد کشمیر کا آخری انتباہ

تراڑکھل ۱۳ جولائی۔ آزاد کشمیر کے نگرانِ اعلیٰ چوہدری غلام عباس اور صدر سردار ابراہیم نے ایک مشترکہ بیان میں پنڈت نہرو کی موجودہ ذہنی کیفیت کا تجزیہ کرتے ہوئے بتایا ہے کہ کشمیر میں مسلسل شکستوں نے پنڈت جی کو بالکل حواس باختہ کر دیا ہے اور اسی لئے آج کل وُہ واہی تباہی بول رہے ہیں۔ ہندوستان کو بین الاقوامی اخلاقی قدروں کے لئے خطرے کا باعث قرار دیتے ہوئے بیان میں اقوامِ عالم کو تنبیہ کی گئی ہے کہ وُہ اس عفریت کو سر اٹھانے سے پہلے ہی کچل دیں۔ مجاہدین کشمیر کے ہاتھوں ہندوستانی فوجوں کی جو گت بنی ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے بیان میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان کی فوجی طاقت کی قلعی بھی کھل گئی ہے اور دُنیا کو معلوم ہو جانا چاہیئے کہ ہندوستان کی دوستی کسی کو تقویت تو کیا پہنچائے گی۔ بلکہ آزمائش کے وقت وُہ اپنے حلیف کے لئے عذابِ جان ہو جائے گا۔

پنڈت نہرو جب غیر ملکی شہنشاہیت کے خلاف آزادی کی جنگ لڑ رہے تھے وُہ اور ان کی جماعت کانگرس عدم تشدد کے اصولوں پر ایمان رکھتے تھے۔ آج با اختیار ہو جانے کے بعد وُہ عوام کی آواز کو اندھا دھند بمباری اور وحشیانہ طریقوں سے دبا رہے ہیں۔ جب پنڈت نہرو غیر ملکی استبداد کی زنجیریں توڑنے کیلئے جدوجہد کر رہے تھے۔ وُہ محب وطن تھے۔ آج ہم ایک بے رحم جابر شخصیت سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو ان کے لفظوں میں ہم "حملہ آور" اور "دشمن" وغیرہ ہیں۔ ٭

فرانس میں ایک لاکھ اَور ملازمین ہڑتال کیلئے تیار ہیں!

پیرس ۱۳ جولائی۔ فرانس کے پندرہ لاکھ سرکاری ملازمین اشیاء کی گرانی اور تنخواہوں میں کمی کی وجہ سے ہڑتال کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ واضح رہے کہ ...... ملازمین پہلے سے ہی ہڑتال پر آمادہ ہیں۔ فرانس کے وزیر اعظم رابرٹ سکم نے کہا ہے کہ چیزوں کے بھاؤ اتنے نہیں بڑھے ہیں جتنے ہڑتالیوں کی طرف سے بیان کئے جاتے ہیں۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ حکومت ہڑتالیوں کے ناجائز مطالبات کے سامنے نہیں جھکیگی

حیدر آبادی باشندوں کو نقصان پہنچانیوالے کو گولی کا نشانہ بنایا جائیگا

بمبئی ۱۳ جولائی حیدر آباد کے وزیر اعظم میر لائق علی نے کوداد میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مملکت حیدر آباد میں کئی شہری مراکز قائم کر دیئے گئے ہیں اب اگر کسی شخص نے ہماری مملکت کے کسی فرد کو کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو اُسے گولی سے اُڑا دیا جائے گا۔ اُنہوں نے زمینداروں پر واضح کیا۔ کہ وُہ اپنے ماتحت مزارعین سے بھائیوں جیسا سلوک کریں۔ اب انہیں غریب کسانوں کو تنگ کرنے اور لوٹنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ کیونکہ گورنمنٹ ہر طبقہ کے لوگوں کی حفاظت کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔

حیدر آبادی مسئلہ جنگ ہی سے طے ہو سکتا ہے

وگلام ۱۳ جولائی۔ آج انڈین نیشنل کانگرس کے سیکرٹری مسٹر شنکر راؤ دیو نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ صحیح ہے کہ حیدر آبادی مسئلہ کا حل صرف جنگ ہے مگر یہ قدم اُس وقت اٹھایا جائیگا جب دیگر تمام ذرائع ناکام ہو جائیں گے۔ اُنہوں نے کہا کہ ہمیں نہرو حکومت کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانا چاہیئے نیز آپ نے کہا کہ کانگریس ہی صرف ایسی جماعت ہے جو ملک کو ترقی کی راہ پر ڈال سکتی ہے